ٹی وی ،انٹرنیٹ اورڈیجیٹل کیمرہ کا شرعی حکم

مولانا مفتی بلال احمد قاسمی
جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور (انڈیا)

ذیلی عنوانات

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
(۱)	تصویر کی شرعی حیثیت	(۲)	ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں کا حکم
(۳)	ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں کی حرمت قطعی ہے	(۴)	سوال نمبر (۵) کا جواب
(۵)	اسلامی ٹی وی چینل کا قیام	(۶)	انٹرنیٹ کا استعمال اوراس کے پروگراموں کی شرعی حیثیت

(۱) تصویر کی شرعی تعریف:

مضاہات خلق اللہ (تخلیق خداوندی کی مشابہت پیدا کرنا اوراسکی نقالی کرنا) شرعاً تصویر کہلاتا ہے۔

کما فی المرقاۃ لحل المشکوۃ ص:۳۲۵ .ج۸

"التصاویر جمع التصویر هو فعل الصورة والمراد به هنا ما يتصور مشبها بخلق الله من ذوات الروح حما يكون على حائط اوستر كما ذكره ابن المالك"

یہ مشابہت اورنقالی عام ہے جیسا کہ جواہر الفقہ ص:۶۲ ۔ج:۴ میں ہے

خواہ مجسمہ کی صورت میں ہو یا نقش اوررنگ کی صورت میں اورخواہ قلم سے اس کی نقاشی کی جاوے یا پریس وغیرہ پر چھاپا جاوے اوریا فوٹو وغیرہ کے ذریعہ عکس کو قائم کیا جاوے یہ سب تماثیل اورتصاویر کہلاتے ہیں۔حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی ؒ رقمطراز ہے۔

سوال وجواب ملاحظہ ہو:

سوال: تصویر بنانا ''یا'' بنوانا اس سلسلے میں تین الفاظ آتے ہیں۔

''تصور،مصور،تصویر،سب سے پہلے انسان کی تصور میں ایک خاکہ آتا ہے۔جس کو وہ بذریعہ قلم یا برش کاغذ یا کینوس اوراگر وہ بت تراش ہے تو ہتھوڑا اور چھینی سے پتھر یا دیوار منقش کرتا ہے۔

مصور یا بت تراش کے نتیجہ میں تصویر بنتی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے فوٹو کھینچوانا ایک دوسرا عمل ہے اس کو تصویر بنانا کہنا ہی غلط ہے۔ یہ عکس بندی ہے یعنی کیمرہ کے لینس پر عکس پڑتا ہے اس کو پلیٹ یا ریل پر محفوظ کرلیا جاتا ہے کیمرہ کے اندر کوئی چغد بیٹھا ہوا نہیں ہے جو قلم یا برش سے تصویر بنائے؟

جواب:۔ کیمرہ کے اندر جو ''چغد'' بیٹھا ہوا ہے وہ مشین ہے جو انسان کو محفوظ کرلیتی ہے جو کام مصور کا قلم یا برش کرتا ہے وہی کام یہ مشین نہایت سہولت اور سرعت کے ساتھ کردیتی ہے اور اس مشین کو بھی انسان ہی استعمال کرتے ہیں۔ ہاتھ کی بنائی ہوئی اور مشین کے ذریعہ اتاری ہوئی تصویر کے درمیان صرف ذریعہ اور واسطہ کا فرق ہے مآل اور نتیجہ کے اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۸۲تا۸۴ ، ج:۷)

حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ اور فوٹو: حضرت مولانا آزادؒ مدت دراز تک ''الہلال'' نامی اخبار باتصویر شائع کرتے رہے۔ لیکن جب آپ تحریک آزادی کے جرم میں رانچی جیل میں تھے اور کسی رفیق خاص نے آپ کی سوانح حیات کو بنام ''تذکرہ'' مع فوٹو شائع کرنا چاہا تو موصوف نے یہ کہہ کر فوٹو دینے سے انکار کردیا کہ ''تصویر کھینچنا اور کھینچوانا اور اس کا رکھنا سب حرام ہیں''۔ جس سے واضح ہوا کہ فوٹو بھی تصویر ہی ہے (جواہر الفقہ ص:۲۱۵ ج:۳)

خلاصہ یہ: کہ ذی روح اشیاء کی مشابہت پیدا کرنا اور اس کی نقالی کرنا خواہ بذریعہ قلم ہو یا برش یا مشین۔ یہ تمام شرعی تصاویر ہیں آلہ اور واسطے کے فرق کا کوئی اعتبار نہیں مآل اور نتیجہ کا اعتبار ہے۔

(۲) ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں کا حکم:

تصویر کی یہ مذکورہ بالا تعریف سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتیں تصویر میں داخل ہیں۔
ٹیلی ویژن پر پروگرام کو براہ راست نشر کیا جائے یا کیمرہ میں محفوظ کرکے دونوں کا حکم یکساں ہے اس میں کوئی فرق نہیں۔

(۳) ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں کی حرمت قطعی ہے:

ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں کی حرمت قطعی ہے نہ کہ ظنی۔ کیوں کہ تصویر کی تعریف اس پر بھی صادق آنے کی وجہ سے احادیث میں جن ذی روح تصاویر کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے ان میں یہ تصویر بھی داخل ہے۔

احادیث حرمت:

عن عائشةؓ قالت قدم رسول ﷺ من سفر وقد سترت بقدام لی علی سهوة فيه تماثيل فلما راه رسول الله ﷺ هتكه وقال اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله

فجعلناہ و سادۃ او و سا دتین....... (بخاری مع الفتح ص ۳۱۸ ج:۱۰)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ رسول ﷺ ایک سفر سے واپس آئے میں نے ایک طاق الماری پر پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصاویر تھیں رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ، سخت عذاب میں قیامت کے روز وہ لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اتارتے ہیں۔ پھر ہم نے اس کے ایک یا دوگدے بنائے تھے۔

۲... عن عائشۃؓ قالت قدم النبی ﷺ من سفر وعلقت درنو کا فیہ تما ثیل فامرنی ان انزعہ فنزعتہ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے ایک چھوٹا کپڑا (دیوار پر لٹکایا ہوا تھا جس میں تصاویر تھیں۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اس کو ہٹادوں میں نے ہٹادیا۔

حدیث مذکور میں بروایت مسلم پردہ پر گھوڑے کی تصاویر ہونا مذکور ہیں ۔ (بخاری مع الفتح ص ۳۱۸ ج:۱۰)

۳ ...عن ابن عباس عن ابی طلحۃ قال النبی ﷺ لا تدخلالملائکہ بیتافیہ کلب ولا تصاویر۔ (بخاری مع الفتح ص: ۳۱۳ ج:۱۰)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس نے حضرت ابوطلحہؓ سے روایت کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ''یا'' تصاویر ہوں۔

خلاصہ:۔ یہ کہ ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں کی حرمت قطعی ہے۔

(۴۔الف) باطل عقائد و نظریات کی تردید، صحیح عقائد و نظریات کی ترویج، ناواقف لوگوں کو دین سکھلانے اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کے لئے ٹیلی ویژن کے استعمال کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ ضرورت غیر مشروع طریقہ کار کی اباحت کے لئے کافی نہیں کیونکہ یہاں دو مفسدے ہیں ''ایک عدم اشاعت دین'' اور دوسرا مفسدہ بصورت جواز۔

''بے حیائی اور بددینی کے ماحول کا پیدا ہونا'' اور پہلا مفسدہ دوسرے کے مقابلے میں اخف ہے نیز یہ کہ مذکورہ دینی مقاصد کے لئے اس کے استعمال میں نفع سے زیادہ نقصان ہے اور اثمھا اکبر من نفعھا کا مصداق ہے لہذا اخف ضرر کو برداشت کر کے ٹیلی ویژن کے استعمال کو اشاعت دین کے لئے ممنوع قرار دیا جانا چاہیئے۔ کما ھوفی اصول الفقۃ:

اذا اجتمع المفسد تان روعی اعظمھماضررا بارتکاب اخفھما۔

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ''اگر کوئی کہے کہ مجھے ناجائز گانا بجانا سننے سے یاد الٰہی میں کشش اور رغبت بڑھتی ہے تو یہ بلکل غلط ہے۔

اس لئے کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے نہی کے لئے فرق نہیں کی ہے اگر ایسے اعذار اور بہانے قابل قبول ہوتے تو طوائف کا گانا سننا اس کیلئے جائز ہوتا۔ جو دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے وہ خوشی پر برانگیختہ نہیں کرتا ہے اور نشہ آور چیز کا پینا اس کے لئے جائز ہوتا جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس کے پینے سے نشہ میں نہیں آتا اور بہت سے ممنوعات سے محفوظ رہتا ہوں اگر کوئی کہے کہ جب میں حسین اور خوبصورت لڑکی اور پرائی عورتوں کو دیکھتا ہوں اور انکے ہمراہ تنہائی میں بیٹھتا ہوں تو خدا کی قدرت کا نظارہ اور خوبصورتی سے عبرت حاصل کرتا ہوں تو اس کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ اس کا ترک کرنا واجب ہے اور حرام چیزوں کے استعمال سے موعظت ونصیحت حاصل کرنا حرام کاری سے بدتر ہے اور وہ شخص خدا کی راہ میں بدکاری اور حرام کاری کرنا چاہتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے ایسے لوگ اپنی خواہش دنیوی کے مطابق چلتے ہیں یہ قابل قبول اور قابل توجہ نہیں ہے"

وان قال قائل اسمعها علی معان اسلم فیها عنداللّٰہ تعالٰی کذبناہ لان الشرع لم یفرق بین ذالک ولوجاز لاحد جاز للانبیاء علیهم السلام ولوکان ذالاعذار لاجزنا سماع القیان لمن یدعی انہ لا یطربہ و لو قال عادتی اذا شھدت الامردوالا جنبیات وخلوت بھم اعتبرت فی حسنھم لم یجذلہ ذالک واجیب ان الاعتبار بیرا لمحرمات اکثر من ذالک وانم ھذہ طریقۃ من اراد بطریق اللّٰہ عزوجل فیرکب ھواہ فلا نسلم لاصحابھا ولا نلتفت الیھم۔

(غنیۃالطالبین ص: ۲۵)

(ب): ٹیلی ویژن کے ذریعہ باطل عقاید ونظریات کے فروغ کی روک تھام کے لئے ٹی وی کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں مثلاً ریڈیو، رسائل وجرائد اور وعظ وتقریر۔ آخرالذکر طریقہ تو اصلاح ناس اور دفع سیآت کے لئے تو بہت ہی مؤثر ومفید ہے۔

لہذا ٹیلی ویژن کو استعمال نہ کر کے باطل عقائد ونظریات کے فروغ کی روک تھام کیلئے مذکورہ طریقہ کو اپنایا جائے لیکن عالمی حالات ومسائل کے مدنظر ان جیسے مسائل میں عالمی رائے کی ضرورت ضرور محسوس ہوتی ہے۔ لہذا عالمی رائے کے حصول اور اس کے مدنظر فیصلہ کو ترجیح دی جانی چاہیئے۔

سوال نمبر ۵ کا جواب:

اسلامی نشریات کے لئے ٹیلی ویژن کے استعمال کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ ٹیلی ویژن آلہ لہو ولعب ہے لیکن اس کی وضع خاص اسی کے لیے نہیں بلکہ دوسری کارآمد اور مفید باتوں کے لئے بھی ہے یعنی یہ "نہی" نہی لعینہ نہیں بلکہ نہی لغیرہ ہے۔

لہذا اسلامی نشریات کے لئے محدود شرعی چینل استعمال کی گنجائش نکل سکتی ہے جیسا کہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا۔ (لقمان ع: ۱۰)

[اور ایک وہ لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کی تا کہ بچلائیں اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہرائیں اس کو ہنسی] کے ضمن میں رقمطراز ہیں کہ ''جس سامان کو جائز اور ناجائز دونوں طرح کے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے اس کی تجارت جائز ہے''

(معارف القرآن ص:۲۳-ج:۷)

(۶-۷) اسلامی ٹی وی چینل کا قیام:

درج ذیل شرائط کے ساتھ اسلامی ٹی وی چینل قائم کرنا درست ہے۔

۱ .... اس چینل پر فلم اور گانے پیش نہ کئے جاتے ہوں۔

۲ .... ترجمان اور خبر دینے والا مرد ہو۔

۳ .... صرف جائز خبریں پیش کی جاتی ہوں۔

۴ .... ذی روح کی تصویر سے حتی الامکان احتراز کیا جاتا ہو۔

مسلمان اپنا علیحدہ ٹی وی چینل قائم کرسکتے ہیں اور ملی جماعتوں کے پروگراموں اور اجلاس کو ملک وقوم تک پہنچانے کے لئے مذکورہ حدود میں رہتے ہوئے ریڈیو اور ٹی وی کے استعمال کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

(۸-۹-۱۰) انٹرنیٹ کا استعمال اور اس کے پروگراموں کی شرعی حیثیت:

آج دنیا ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور آئے دن کوئی نہ کوئی سائنسی ایجاد ہمارے سامنے اتی ہی رہتی ہے جس کام کے کرنے اور جس چیز کو دیکھنے میں طویل وقت درکار ہوتا تھا۔ ان تمام تر مشکلات اور پریشانیوں کو سائنسی ایجادات نے بہت ہی سہل اور آسان کردیا ہے اور گھنٹوں کا کام منٹوں اور منٹوں کا کام سکنڈوں میں ہونے لگا ہے۔ اگر کسی حوالہ کی ضرورت ہو تو بٹن دبایئے اور فوراً دور دراز ملک کے کتب خانوں کی کتابوں سے گھر بیٹھے ہی حوالہ دیکھ جایئے لہذا حدود شرع میں رہتے ہوئے اسلام کے تعارف واشاعت صحیح عقائد و نظریات کی ترویج اور باطل عقائد ونظریات کی تردید اور فقہ وفتاوی کی سہولت کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال شرعاً درست ہے۔ اور اس پر دینی پروگرام پیش کرنا بھی صحیح ہے۔ اور علماء حق کے بیانات اور قرآن کریم کی تلاوت وتفسیر انٹرنیٹ پر بلا تصویر اور بلا فوٹو شائع کرنا جائز اور درست ہے۔

لیکن انٹرنیٹ پر آنے والی عریاں تصاویر اور ممنوع پروگرام کو دیکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔

ھذا ھو ظھرلی واللہ تعالی اعلم بالصواب

....